دہلی اردو اخبار

جلد 4

نمبر 214

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

28/ مارچ 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

حضورِ والا

14/ تاریخ ایک دوشالہ نواب زینت المحل بیگم صاحبہ کو مرحمت کر کے ساتھ خطاب ممتاز محل کے ممتاز کیا، تمام ملازموں اور مرشدزادوں نے نذریں دیں۔ حضور نے فرمایا کہ جو کوئی حکم بیگم صاحبہ سے انحراف کرے گا، ملازم حضور کا نہیں ہے۔ 22/ تاریخ مارچ کو بتقریب نوروز دیوانِ خاص میں اجلاس فرمایا مرشدزادوں نے ایک ایک اشرفی اور صاحب سکرتر نے ایک سو اکیس 121 اشرفی حضور میں اور پانچ اشرفی مرزا ولی عہد بہادر کو اور صاحب قلعدار نے دو اشرفی حضور میں اور ایک اشرفی مرزائے ممدوح کو اور سرداروں نے بھی حسب مراتب نذریں گذرانیں حضور والا نے دستاویز سربستہ اور طرۂ مقیشی اور گوشوارہ مع تین شقوں کے واسطے صاحب کلاں بہادر کے حوالہ سکرتر موصوف کے کیا۔ صاحب موصوف دو اشرفی شکریہ میں نذر گذران کے مرزا شاہ رُخ بہادر کے پاس آئے مرزائے موصوف نے فرمایا کہ ہم طرف ہردوار اور کجلی بن کے جاویں گے پُل پر اجازت عبور کی اور پروانہ راہداری کے بھیج دو۔ صاحب موصوف نے عرض کیا کہ فہرست اسباب عنایت ہو۔ مرزائے ممدوح نے عرض کی کہ فدوی کو 25 ہزار روپیہ ہو کہ بروقت آنے کے تنخواہِ ملازمین تقسیم کردوں گا۔ حضور نے نامنظور کر کے فرمایا کہ مابدولت کو غریب غربا کو تکلیف دینی منظور نہیں مگر حضور نے تین سو اشرفی اور ایک ہزار تین سو ستر روپیہ اپنے پاس سے عطا کیے اور نواب زینت المحل اور تاج محل بیگم صاحبہ نے ایک سو کی اشرفی اور مختار شاہی نے پانچ ہزار پانچ سو روپیہ سرانجام کر دیے اور حضورِ انور نے ہاتھی اور گھوڑے اور ماہی مراتب وغیرہ جلوس بخوبی ہمراہ کر دیا۔

COPYRIGHT

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

اشتہار

واضح ہو کہ ایک ہندی پترا یعنی تقویم اس چھاپہ خانہ میں چھاپا جاوے گا واسطے اس نئے سال یعنی سمت 1898 بکر ماجیت کے ساتھ نام پر مادھی کے موسوم ہے مطابق 1841 کے مع امتدادِ ایام حرکات سبعہ (7) سیارہ اور کسوف اور خسوف اور ہندو اور انگریزوں اور مسلمانوں کے ایامِ تعطیل کا بیان اور ہندی اور مسلمانی تاریخیں مطابق ہوتے ہوئے تاریخوں انگریزی سے ہر ایک موسم کی خاصیت آب وہوا اور پیداوار اور میوہ جات اور ترکاریوں کا حال بیچ اضلاعِ دہلی کے اس سال میں تقویم مذکور اوپر ہندوستانی تحفہ کاغذ کے چھاپا جاوے گا بیچ چھاپہ خانہ دہلی اردو اخبار کے قیمت فی کاپی ایک روپیہ واسطے سبسکرائبروں کے اور ایک روپیہ آٹھ آنہ ان کو جو سبسکرائبر نہیں ہیں جس کو منظور ہو مہتمم کو لکھے۔

احکام

جارج لنڈی صاحب بجنور کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوئے صاحب مذکور بنارس کے ایڈیشنل کا کام تاصدورِ حکم ثانی کرتا رہے گا روبرٹ میو صاحب اعظم گڑھ کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوئے ایڈورڈ ہنری کریڈک نکلٹن بریلی کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوئے ہولڈن سپرڈریون شا بلند شہر کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوئے تاصدورِ حکم ثانی بدایوں کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کی جگہ کام کرتے رہیں گے جیمس بروسٹر پانی پت کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کے اسسٹنٹ مقرر ہوئے اور جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کے کام کرنے کا بھی اختیار رکھیں گے اور تاصدورِ حکم ثانی رُہتک کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کا کام کریں گے عہدہ ہائے مذکورہ بالا کا تقرر پہلی تاریخ ماہِ حال سے شروع ہوگا۔ ولیم ڈی ہیک روہتہ الہ آباد کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کا کام کریں گے اور جب تک کوئی حکم صادر نہ ہو مین پوری کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کے عہدے پر کام کریں گے جیمس میرلی صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر میرٹھ کے ہوئے عہدہ ہائے مذکورہ کا تقرر اُس تاریخ سے کہ ایچ سی ٹکر صاحب یوروپ کو جانے کو ونڈسر جہاز پر سوار ہونگے آغاز ہوگا چارلس گنبس گڑگانوہ کے

مجسٹریٹ اور کلکٹر صاحب نے ولایت جانے کی رخصت حاصل کرنے کے لیے بمبئی جانے کی اجازت پائی یہ حکم ماہِ جنوری سنہ حال کی 28/تاریخ کے حکم مصدرہ کو جس کی رو سے صاحب موصوف کو کلکتہ جانے کی اجازت ہوئی تھی منسوخ کرتا ہے اپچ روز کانپور کے بندوبست کے صاحب نے بذریعہ چٹھی ڈاکٹر کی رخصت ایک برس کی پائی جارج پوتی تھامسن صاحب صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے جج صاحب کے عہدہ پر مقرر ہوئے ہنری لشنگٹن صاحب گورکھ پور کے صاحب جج کے عہدہ پر مقرر ہوئے عہدہ ہائے مذکورہ کا تقرر پہلی تاریخ ماہِ حال یعنی جس تاریخ لمبرٹ صاحب مستعفی ہوئے اجرا پاوے گا۔

[ص 1 کالم 2]

سَر کیولر آرڈر

ممالکِ مغربی کے صدر دیوانی عدالت کا سر کلکر آرڈر منصفی کے عہدہ کے امیدواروں کے امتحان کے بابت صاحبان عدالت عہدہ منصفی کے امیدواروں کے امتحان کے واسطے دستور العمل۔ مفصلہ ذیل کو مع ایک مضمومہ کے جو دستور العمل تیسرے مورخہ چوتھی اگست 1840 میں جس کا اشتہار اردو گزٹ مورخہ 25/نومبر 1840 میں کیا گیا مندرج ہوگا جس کو لفٹنٹ گورنر بہادر نے 10/تاریخ فروری 1841 کو منظور فرمایا اطلاع عام اور صاحبانِ کمیٹی کی ہدایت کے لیے اشتہار کرتے ہیں۔

1۔ امتحانِ مذکور کچھ تقریر زبانی اور کچھ سوالات کے جواب تحریر کرنے سے ہوگا۔

2۔ صاحبانِ عدالت سوالات کو اُن قوانین اور دستور العمل سے جو دیوانی عدالتوں میں رائج ہیں مرتب کر کے عدالت سے رپورٹ پہنچنے کے وقت جس سے واضح ہووے کہ امتحانِ مذکور کب ہوگا۔ صاحبان کمیٹی پر ممتحن کے پاس ارسال کریں گے۔

3۔ امیدوار سوالات کے جواب کمیٹی ممتحن کے دو صاحبوں کے حضور بشرطیکہ اُن میں ایک قسمت کا صاحب کمشنر یا ضلع کا صاحب جج ضرور ہووے دیں گے مگر امیدوارانِ مذکور کتاب کا مطالعہ یا اور کہیں کچھ تجویز نہ کر سکیں گے ہر آنکیہ کمیٹی مذکورہ کے جمیع صاحبان جوابات کو ملاحظہ کر کے امیدوار کی استعداد یا عدم استعداد کی رپورٹ کریں گے اور امیدواروں کو اختیار ہے کہ جس زبان میں چاہیں جواب دیویں لیکن صاحبانِ کمیٹی کو یہ دریافت کرنا لازم ہے کہ اگرچہ امیدوار اور وجوہات سے منصفی کے عہدہ کے قابل ہو مگر زبانِ اردو اور فارسی سے بھی واقفیت رکھتا ہے یا نہیں۔

4۔ جب امیدوار سوالات کے جواب تحریر کر چکے تب منصفی مقدمہ کے کاغذات جس کا فیصلہ ہو چکا ہو سوائے حکمِ قطعی کے اس کے آگے ایک محرر کی معرفت بڑھائے جائیں گے اور امیدوارِ مذکورہ متخاصمین کے تنازع کے باب میں اور کہ مقدمہ مذکور کا قانون کی رو سے اور فریقین کے دعوے سے کس طرح فیصلہ ہونا چاہیے

جس زبان میں اُس کے مرضی ہو اپنی رائے لکھے گا جمیع صاحبانِ کمیٹی رائے مذکورہ کو اس نمط سے غور کریں کہ جس سے امیدواروں کی لیاقت اور قابلیت دریافت ہووے۔

5۔ امتحان ہو چکنے کے بعد جو امیدوار مستعد معلوم ہو ویں اُن کے جوابات خدمتِ صاحبانِ صدر دیوانی عدالت میں مرسول ہوں گے۔

6۔ امتحان تقریر زبانی کا جمیع صاحبانِ کمیٹی ممتحن کے اجلاس میں ہوگا اور صاحبانِ موصوف ہر ایک امیدوار کو علیٰحدہ علیٰحدہ کر کے قانون کی رو سے صدر اعلیٰ صدر امین وغیرہ کی عدالتوں کی خاصیت اور اِن کے عدل کی حدود اور کارگذاری کے باب میں ان کو کس قدر اختیار اور کیا طریق مروج ہے استفسار کریں گے۔

7۔ امتحان ہونے کے بعد صاحبانِ موصوف جیسے کہ گورنمنٹ کے چھٹے دستور العمل میں حکم ہے جو امیدوار اُن کی تجویز میں مستحق ہے عہدۂ منصفی پانے کی سند اُس نقشہ کے موافق جو صدر دیوانی عدالت سے آدے گا عنایت کریں گے اور اُسی وقت جو امیدوار مستحق ہووے اُن کی اسم نویسی کی کیفیت مصحح صاحبانِ صدر دیوانی [ص 2 کالم 1] عدالت کی خدمت میں مرسول کریں۔

8۔ جب کسی امیدوار کی سند پانے کے باب میں صاحبانِ کمیٹی کی رائے مساوی مختلف ہو تو امیدوار کی سند پانے کی قابلیت نہ رہے گا۔

9۔ اربابِ کمیٹی میں سے کوئی صاحب اُس امیدوار کی سند پانے کے باب میں جو کسی طرح سے اُس کا رشتہ دار ہو رائے نہ دے، سکے گا۔

10۔ کسی امیدوار کو ایک جلسہ کی نامنظوری آئندہ کے امتحان دینے سے ممانعت نہ کر سکے گی لیکن اُس امیدوار کو لازم ہے کہ دوسرے امتحان سے پیشتر کسی ضلع کے صاحب جج سے دستور العمل دوسرے اور تیسرے مورخہ چوتھی اگست 1840 کی رو سے از سرِ نو سرٹیفیکٹ حاصل کرے۔

سند کا نقشہ

COPYRIGHT

ہم اظہار و اقرار کرتے ہیں کہ فلاں شخص کا ششماہی امتحان کے جلسہ میں فلاں جگہ اور فلاں مہینے میں واقع ہوا ہم نے امتحان لیا اور ہماری تجویز میں ہندوستانی زبان کے واقف ہونے اور قوانین دستور العملوں کے جو دیوانی عدالتوں کی ہدایت کے لیے مروج ہیں شناخت کی سبب سے امیدوارِ مذکور منصفی کے عہدہ پانے کی قابلیت رکھتا ہے۔ مضمومہ جو دستورِ العمل 3 ر مورخہ 4 ر اگست 1840 سے ملحق کیا گیا۔

1۔ صاحب جج ضلع جب اُس سے کوئی عہدۂ منصفی کے پانے کے لیے درخواست کرے گا تب درخواست کرنے والے کا رویہ اور عزت اور قابلیت دریافت ہونے کے بابت تحقیقاتِ مناسبہ عمل میں لا کر

درخواست کے اوپر اپنی صحیح کردے گا کہ اہل درخواست امتحان کے قابل ہے ہر آئینہ اگران امور کے تحقیقات میں صاحبِ موصوف کی اطمینانِ کلی نہ ہو یا اگر اہلِ درخواست اپنے رویہ اور عزت اور قابلیت کے ثبوت کے بابت کوئی دستاویز نیک نامی کی نہ رکھتا ہو تو صاحبِ مذکور اُس کی درخواست کو نامنظور کردے گا۔

2۔ ضلع کے صاحبِ جج کی سرٹیفیکٹ جو اس درخواست کے نقشہ کی آٹھویں خانہ میں کہ دستور العملوں مورخہ 4 اگست 1840 سے ملحق کیا گیا مندرج ہوتی ہے سو مفصلہ ذیل کے طور پر ہووے گی۔ میں اظہار واقرار کرتا ہوں کہ میں نے زید اور عمر کے باب میں جو اس سرٹیفیکٹ کو رکھتا ہے طمانیت حاصل کی کہ وہ نیک نامی اور عزت داری کے باعث سے عہدہ منصفی کے قابل ہے اور کہ تحقیقات کے روسے مجھ کو یقینِ کلی ہے کہ اپنے نیک رویہ اور استعداد سے منصفی کے عہدہ کی امیدواری کا امتحان دینے کے لائق ہے چھٹی سرکیولر مورخہ 20 اکتوبر گذشتہ کی جو گیزٹ مورخہ 25 نومبر میں اشتہار کی گئی اُس کی دفعہ دوسری کی اصلاح کے بابت سرٹیفیکٹ مذکور صدر دیوانی عدالت میں پیش کی جاوے گی اور جو صاحبانِ عدالتِ موصوفہ کو کچھ اعتراض پایا نہ جائے گا تو اُس پر لکھ کر صاحبان جج کے پاس پھر روانہ کریں گے کہ صاحبانِ صدر دیوانی عدالت نے سرٹیفیکٹ ھذا کو ملاحظہ کر کے اہل سرٹیفیکٹ کے امتحان دینے کے بابت کچھ اعتراض نہیں پایا۔

3۔ جب کوئی امیدوار صاحبانِ کمیٹی کے پاس رجوع لاوے اور صاحبانِ موصوف کو اُس کے طریق اور رویہ کے باب میں کچھ سقم پایا جاوے تو اس کے امتحان لینے میں انکار کر کے اُس پر اپنی وجوہات ثبت کر کے صاحبانِ صدر دیوانی عدالت کے حضور میں اُن کے حکم کے یا کوئی اور آئندہ تجویز کے واسطے جیسا کہ صاحبانِ موصوف مناسب جانیں ارسال کریں گے۔

ممالک مغربی کے صاحبانِ سول جج اور سشن جج کے لیے [ص 2 کالم 2]

1۔ جو رواج ممالکِ بنگال میں صدر امین اور صدر اعلیٰ وغیرہ اور اہل شرع کے رخصت عنایت کرنے کے لئے مقرر ہے سو مفصلۂ ذیل کے طور پر ہے لہٰذا ممالک مغربی صاحبانِ صدر دیوانی اور نظامت عدالت کی مرضی ہے کہ اپنی تحت حکومت کی عدالتوں میں بھی اس دستور کو آئندہ سے اجرا فرمادیں۔

2۔ رخصت خواہ تعطیلِ معمولی خواہ اور کسی کام کے لیے صاحبانِ صدر دیوانی صاحبانِ صدر دیوانی عدالت منصفوں کو اور گورنمنٹ صدر امین اور صدر اعلیٰ کو بالفعل عنایت کرتے ہیں مگر ان دونوں حالتوں میں ضلع کے صاحبِ جج سے نامزد ہونا چاہئے عندالضرورت صاحبِ جج اجازت دے دیتا ہے اور اس کی رپورٹ اہل درخواست کے درجہ کے موافق صدر دیوانی عدالت یا گورنمنٹ کی منظوری کے واسطے ارسال کرتا ہے جو رخصت کی درخواست اہل شرع گذرانتے ہیں سو صاحبانِ سشن جج کی رائے کے سمیت کہ قابل منظوری

کے ہے یا نہیں صاحبانِ موصوفہ کی خدمت میں مرسول ہوتی ہے۔

3۔ از روئے سرکولر اور درس مورخہ 27 ر اکتوبر 1840 کے جو اردو گیزٹ مورخہ 11 ر نومبر گذشتہ میں اشتہار دیا گیا بالفعل صدر امین اور صدر اعلیٰ کی رخصت کی درخواست صاحبانِ سیشن جج صاحبانِ عدالت کو اور وہ گورنمنٹ کو اپنی رائے سمیت کہ آیا رخصتِ مذکورہ عنایت ہونے کے لائق ہے یا نہیں ارسال کرتے ہیں۔

4۔ دستور العمل ہذا چھٹی سرکولر نمبر 85 مورخہ 10 ر مئی 1833 کے اُس حکم کو جس کی رو سے ضلع کے صاحبانِ جج اپنے ہی اختیار سے صدر امین اور صدر امینِ اعلیٰ اور منصفوں کی معمولی تعطیل کی رخصت عنایت کر سکتے تھے منسوخ کرتا ہے۔

ممالک مغربی کے ضلع اور شہر کے صاحبان جج کے لیے

صاحبانِ عدالت اطلاع فرماتے ہیں کہ اُن دیوانی مقدموں کی رپورٹوں کی جو صدر دیوانی عدالت میں 1810 سے لے کر 1813 تک فیصل ہوئے پہلی جلد حصہ اول کے فارسی ترجمہ کی تین نقلیں آج کی تاریخ ہر ایک صاحب جج کے پاس ضلع کی عدالت کے صدر امین اعلیٰ اور صدر امین اور وکیلوں کے لیے بھیجی گئیں۔ مقام الہ آباد موزلی اسمتھ ایکٹنگ رجسٹر۔

سرکولر آرڈرِ نظامت عدالت

صاحبانِ عدالت فوجداری کے لیے صاحبانِ عدالت اطلاع فرماتے ہیں کہ ہندوستانی مجنون لوگوں کی دارالشفا کے انتظام اور بندوبست کے دستور العمل کی نقل ہر ایک صاحب کمشنر اور مجسٹریٹ اور انڈیپنڈنٹ جوائنٹ مجسٹریٹ کے پاس تاریخ ہذا کو ان کی کچہریوں کے لیے ارسال ہوئی۔

پشاور

واضح ہو کہ مدتِ دراز سے قوم سنگو خیل اور کپتان میکشن صاحب سے ردو بدل در باب واپسی اسباب مغروتہ وغیرہ کے ہو رہی تھی آخرش صاحب موصوف بناچاری خیلاق سے جلال آباد میں جا کر چار پلٹن اور چار توپیں اور ایک ہزار سوار متعینہ برگیڈیر شلٹن صاحب کے اور کچھ اور سوار اور پیادہ ہمراہ لے کر اُس طرف روانہ ہوئے اور اگرچہ قومِ مذکور بھی مستعد اور مسلح تھی لیکن صاحبِ موصوف نے از راہِ دانائی اُن پر وقتِ شب حملہ کر کے بعضوں کو قتل اور بعضوں کو مجروح اور اکثروں کو دستگیر کیا اور قلعوں میں آگ لگادی قومِ مذکور نے [ص 3 کالم 1] لاچار ہو کر امان چاہی اور اقرار واپس کر دینے مالِ مغروتہ کا کیا۔ سُنا جاتا ہے کہ درمیان فوجِ خالصہ جی اور مردمانِ قومِ بارک زئیوں کے ملکِ یوسف زئیوں میں کچھ لڑائی جھگڑا ہو گیا تھا اُس میں اکثر آدمی طرفین کے کشتہ اور خستہ ہوئے۔

سکھر

وہاں کے خطوط سے واضح ہے کہ کچھ سپاہ بسر کردگی کرنیل ولسن صاحب کے واسطے لینے خراج کے شاہ شجاع الملک کی طرف سے کاجک میں گئے تھے وہاں کے سردار نے سپاہِ مذکور کا مقابلہ کیا اور اندر شہر اور قلعہ کے گھسنے نہ پائے سپاہِ مذکور نے اُوپر چڑھ جانے قلعہ کے بہت کوشش کی لیکن کچھ موٴثر نہ ہوئی چنانچہ اس جنگ وجدل میں لفٹنٹ کریڈ صاحب توپ خانہ کے اور لفٹنٹ فاکز صاحب دوسرے رجمنٹ گرینڈ برز کے مارے گئے اور لفٹنٹ کرنیل ولسن زخمی ہوئے اِن صاحب کی دونوں ٹانگوں میں سے گولی نکل گئی اور توقع زیست کی نہیں ہے اور اسسٹنٹ جنرل نے بھی زخم کاری کھائے اور سپاہ میں سے بھی بہت آدمی کشتہ اور خستہ ہوئے۔ سپاہ مقامِ باغ کی 21 تاریخ فروری کو واسطے ان کی مدد کے متحرک ہونے کو تھی یقین ہے کہ اُس نے اُن ناعاقبت اندیشوں کو سزا پہنچایا ہوگا صاحب خط لکھتے ہیں کہ اس طرف غلہ وغیرہ اشیائے ضروری بہت مہنگی بکتی ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک اونٹ بھوسہ کا تمیں روپیہ کو ہاتھ آتا ہے اور علاوہ کمی غلہ وغیرہ کے پہاڑ اور دریا اور جنگل وغیرہ مقامات دشوار گذار سندھ سے ہرات تک ایسے ایسے ہیں کہ کبھی سپاہِ روس وایران ہندوستان میں نہیں پہنچ سکے گی۔ افغانانِ ملک افغانستان سب حضرت شاہ شجاع الملک سے ناراض اور آزردہ ہیں چنانچہ بہ مزید احتیاط حکم ہوا ہے کہ جتنی سپاہ جمع ہوسکے قندھار میں جمع ہوں اور کہتے ہیں کہ بالضرور ہرات پر لڑائی ہوگی چنانچہ ذخیرۂ اسباب اور سامانِ جنگ اور غلہ وغیرہ ضروریات کے یہاں سے چلے جاتے ہیں نصیر خان ابھی نہیں آیا۔ کیمپ انگریزی میں بہت چوریاں ہوتی رہتی ہیں چنانچہ صاحب پولیٹی کل ایجنٹ نے اکثروں کو پھانسی دے دی۔

ہرات

پہنچنا سپاہِ ایران کا بیچ ہرات کے کسی چٹھی سرکاری یا خانگی سے ثابت نہیں ہوتا اور میجر ٹاڈ صاحب کی روانگی ہرات سے بسبب آنے سپاہِ مذکورہ کے ایران سے نہیں ہے بلکہ چٹھی صاحبِ موصوف کی جو درباب جلد روانہ ہونے کے تھی اغلب ہے کہ درمیان راہِ ہرات اور قندھار کے گُم ہوگئی یا کسی نے روکی مگر لوگ خیال کرتے ہیں کہ صاحبِ مذکور اس لیے چلے آئے ہیں کہ اُن کے قتل کے واسطے کچھ تدبیریں ہرات میں ہوگئی تھیں اور خبر آمدِ سپاہِ انگریزی کی بھی تھی اور یہ بھی سنا جاتا ہے کہ صاحبِ موصوف نے یار محمد وزیر والیِ ہرات سے کہا تھا کہ اگر تم اترا موں سے خط وکتابت نہ موقوف کروگے اور سازش رکھو گے تو گورنمنٹ کی طرف سے جو کچھ واسطے تمہارے مقرر ہے نہیں ملے گا سو وزیرِ مذکور نے صاحبِ موصوف کو دھمکایا کہ اگر تم میراز رِ مقررہ بند کروادو گے تو میں تمہیں قید کروں گا چنانچہ اسی سبب میجر موصوف کل تمیں آدمیوں سے بھاگ کے چلے آئے اور پہنچنا سپاہِ شاہِ ایران کا ہرات میں ابھی کسی نوشتہ سے دریافت نہیں ہوتا۔

[ص 3 کالم 2]

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

ازروئے اخبار بلگام کے واضح ہے کہ سرداران پنیالی نے بعد سخت مقابلہ اور جنگ وجدل کے اطاعت قبول کی اس لڑائی میں اُن کے اکیس آدمی مارے گئے اور قریب چالیس آدمیوں کے زخمی ہوئے اور سپاہِ انگریزی میں سے چھ آدمی مارے گئے اور چودہ زخمی ہوئے۔ میجر دوین صاحب کمان افسر اور لفٹنٹ سٹیون صاحب بھی زخمی ہوئے ہیں۔ مقام ایشر پور میں ایک سپاہی نے رجمنٹ 5 پیادگان ہندوستانی کے وقت پہرہ دینے کے ایک حوالدار کو خوابِ غفلت میں پاکر بہ ضربِ تفنگ مار ڈالا اور بارکپور میں آن کر کرنیل ابٹس صاحب کو اطلاع کی کہ کل کے دن ہماری کمپنی کے حوالدار نے مجھے گالیاں دی تھیں اور قید کیا تھا سو میں نے اسے ہلاک کیا القصہ کورٹ آف انکوئسٹ نے اُس کا مارا جانا ثابت کر کے سپاہی کی سزا کے لیے فتویٰ جاری کیا ہے۔ اخبار بمبئی سے واضح ہے کہ لفٹنٹ کرنیل والیس صاحب بنگال سروس کے جو کہ ولایت کو جاتے ہیں ان کو شاہ کامران والیِ ہرات نے ایک شاہنامہ واسطے ملکہ معظمہ فرمانروائے انگلستان کے بطریق تحفہ دیا ہے کہتے ہیں کہ کتابِ مذکور بہت نادر اور عجائباتِ روزگار میں سے ہے بلکہ تمام ہندوستان اور ایران میں کسی نے ایسی کتاب نہ دیکھی ہوگی۔ اخبارِ ملکِ سندھ سے واضح ہے کہ قومِ مرری آخر کار مطیع ہوگئی کپتان برون صاحب ایک سردارزادہ اور چند امیروں کو ترغیب اور فہمایش کر کے اپنے ساتھ مقام لیبری میں لے گئے اور وہ لوگ وہاں پہنچ کر حسبِ وعدہ موافق اُن کی درخواستوں کے فیض یاب ہوئے۔ بی بی گنجام ملاقات سے صاحبِ پولیٹی کل اجنٹ کے بہت خوش ہوئی نصیر خان قریب قلات کے مقیم ہے بی بی موصوفہ کو نیابت کوٹریا اور گنداوا کی مرحمت ہوئی بی بی موصوفہ بہت خوش ہوئیں قریب بارہ سو ہمراہیوں بی بی موصوفہ کے اور بھی آنے کو ہیں۔ مشہور ہے کہ اگر نصیر خان آجاوے گا تو اُسے مسندِ قلات پر جانشیں کریں گے اور گل محمد کو بروقت گرفتاری سزائے سنگین ملے گی۔ اخبار برہما سے واضح ہوتا ہے کہ شہر رنگون میں آگ لگی بہت اسباب اور مکانات جل گئے اسباب چار پانچ روپیہ کا جل گیا شمال کو آوا کے خبر سُنی جاتی ہے کہ جنگ و پیکار ہو رہی ہے مردمانِ برہما نے تین افسرانِ انگریزی کو مار پیٹ کے لوٹ لیا تھا اور شہر میرتیان میں قید کیا تھا مگر بعد چند مدت کے چھوڑ دیا تصویر برنجی جو واسطے یادگاری لارڈ ولیم بنٹک صاحب متوفی کے بنائی گئی تھی سو بذریعہ ولمٹ نام جہاز کے کلکتہ میں پہنچی، کلکتہ گزیٹ سے واضح ہے کہ حکم واسطے جمع ہونے تین برگٹوں کے واسطے مہم پنجاب کے جاری ہوئے ہیں بشرطِ اتفاق بعد برسات کے وہاں اُن سے کام لیا جاوے گا۔ اکثر افسران پلاٹن وغیرہ نے واسطے شامل ہونے اپنی اپنی رجمنٹوں کے درخواست دی تھی حکم ہوا کہ بالفعل کچھ کام نہیں بعد برسات بلا لیا جاوے گا۔ ازروئے مضمون ایک چٹھی کے واضح ہے کہ میجر ٹاڈ صاحب بہ امن و امان قندھار میں داخل ہوئے ایک حکم یہاں جاری ہوا ہے کہ سپاہِ رگلر یعنی جو قواعدِ جنگ سے بہت آراستہ ہے جب تک کہ بہت ضروریات نہ ہو کسی مہم پر نہ جایا کرے [ص 4 کالم 1] بلکہ سپاہِ شاہ ایسے جزوی کاموں کے لیے بھیجی

جاوے۔ اخبارِ لندن سے واضح ہے کہ قریب دس پندررہ ہزار سپاہ کے اور بھی نگاہداشت کی جاوے گی۔

فیروز پور

سنا جاتا ہے کہ آئندہ کو فیروز پور سے دہلی تک از راہِ ہانسی اور سرسہ کے ڈاک بہت جلد پہنچا کرے گی اور اس انتظام میں چٹھیاں کل تین دن میں پہنچا کریں گی اور اب تک بہ باعث راہِ پیچا پیچ لُدھیانہ انبالہ اور کرنال کے چار پانچ دن میں ڈاک پہنچتی ہے۔ جنرل ونٹورا صاحب ابھی فیروز پور میں ہی ہیں مگر ارادہ روانگی بمبئی کا مع اپنی بیٹی کے رکھتے ہیں اور وہاں اُسے واسطے تربیت اور تحصیلِ علوم کے چھوڑ کر پھر لاہور میں مراجعت کریں گے۔ مشہور ہے کہ مہاراجہ شیر سنگھ نے ونٹورا صاحب سے ضمانت لی ہے کہ بے اجازت اور رخصت مہاراجہ ممدوح سے ولایت کو نہ جاویں۔

مہاراجہ بھرت پور

10 رتاریخ مارچ یوم چہارشنبہ کو مہاراجہ ممدوح نے بھرت پور سے نکل کے سوادِ فتح پور سیکری میں مقام کیا۔ شام کے وقت واسطے زیارت روضۂ منورہ حضرت سلیم چشتیؒ کے تشریف لے گئے اور ساڑھے سات سو روپیہ نذرِ درگاہ کر کے بعدِ سیر تعمرات طرف خیمہ کے مراجعت کی ۱۱ رتاریخ وہاں سے کوچ کر کے موضع مداکھر میں خیمہ نصب کیا، 12 رتاریخ مسٹر ہملٹن صاحب کمشنر آگرہ اور مسٹر طامس صاحب سکرتر اور مسٹر وال صاحب نے ہاتھیوں پر سوار ہو کے شہر سے دو کوس کے فاصلہ پر جا کر استقبال کیا جب سواریٔ مہاراجہ سامنے قلعہ کے پہنچی 17 توپ سلامی کی سر ہوئیں اور سوارانِ ہمراہی صاحبانِ موصوفین بھی حسبِ معمول شرائط سلامی بجالائے بعدازاں مہاراجہ خیمہ میں جو کہ لبِ جمن نصب کیا گیا تھا رونق افروز ہوئے اُسی دن قریب شام صاحب والا مناقب لفٹنٹ گورنر بہادر مع صاحب سکرتر اور صاحبِ کمشنر بہادر اور جنرل پالک صاحب بہادر اور مسٹر مور لینڈ صاحب کلکٹر وغیرہ دس صاحبانِ عالیشان کے واسطے ملاقات مہاراجہ کے تشریف لے گئے فوجدار گوردھن سنگھ اور فوجدار بالمکند اور بابو جانی بانکے لعل نے حدِ دروازہ (کذا) تک اور مہاراجہ بہادر نے حدِ فرودگاہ تک شرائطِ تعظیم ادا کیں اور اپنی سواری کے ہاتھی پر بٹھا کے خیمہ میں لے گئے قریب شام بعد گفتگوئے اخلاص اور محبت کے بتواضعِ عطر و پان رخصت کیا دقتِ درآمد اور برآمدِ سواری صاحبِ ممدوح کے سترہ سترہ شلک توپ کی بابت سلامی سر ہوئیں۔ 13 رتاریخ پہر دن رہے مہاراجہ بہادر بہت سے توزک سے از راہِ شہر واسطے ملاقات صاحبِ ممدوح کے تشریف لے گئے۔ مسٹر ہملٹن صاحب بہادر کمشنر اور مسٹر ایڈورڈ صاحب نے راہ اور سے استقبال کیا جب سواری قریب پہنچی تو گورنر صاحب استقبال اور ملاقات کر کے اندر لے گئے شلکِ سلامی حسبِ معمول عمل میں آئی بعد ایک ساعت کے بہ تواضع عطر و پان رخصت کیا۔ 14 رتاریخ مہاراجہ بہادر نے بوقتِ شام دریائے جمن سے عبور کر کے باغات اور مکاناتِ قدیمی کو ملاحظہ کر کے بہ سواریٔ کشتی معاودت کی پندرھویں تاریخ الصباح بہ اتفاق گورنر ممدوح اور صاحب

کمشنر اور صاحبانِ عالیشان کے قواعدِ سپاہ ملاحظہ کی اور وقتِ شام قندھاری باغ میں کہ ملکِ خاص مہاراجہ ممدوح کا ہے تشریف لے گئے اور بعد ملاحظہ قصر وایوانِ باغ کے مراجعت کی۔

[ص 4 کالم 2] 16/ تاریخ علی الصباح ہمراہ صاحب کمشنر بہادر قلعہ اکبرآباد اور عماراتِ بادشاہی کو اور آخرِ روز روضہ تاج گنج کو ملاحظہ کیا چنانچہ سیرِ روضہ مذکورہ میں گورنر صاحب بھی شریک تھے راجہ ممدوح نے کچھ روپیہ وہاں کے خادموں کو بھی عنایت کیا۔ ۱۷/ تاریخ سکندرہ میں واسطے دیکھنے روضہ حضرت اکبر شاہ کے تشریف لے جا کر اور تمام باغات وغیرہ کی سیر کر کے رات کو بموجب استدعا گورنرِ ممدوح کے ناچ گھر انگریزی میں گئے اور پیش از صبح طرف خیمہ کی مراجعت کی۔ 18/ تاریخ بہ تقریب دعوتِ گورنرِ ممدوح اور صاحب لوگ ملکی اور جنگی خیمہ مہاراجہ میں تشریف لے گئے اور بعد تناولِ ماحضر اور ملاحظہ رقصِ طوائف اور آتش بازی کے رخصت ہوئے۔ 22/ تاریخ یوم دوشنبہ کو گورنرِ ممدوح آگرہ سے بہ ارادہ بریلی روانہ ہوئے اور اسی تاریخ مہاراجہ ممدوح بھی بھرت پور کو روانہ ہوئے کہتے ہیں کہ مہاراجہ حسنِ اخلاق اور مہمان نوازیِ گورنر بہادر سے بہت راضی ہوئے اور بمقتضائے فیاض دلی دو سو روپیہ سالانہ واسطے انعام طلبہ کالج آگرہ کے مقرر کیے۔

آگرہ

رائے اکثر صاحبوں کی نے جو کہ دوست صادق مسٹر مانسل صاحب کے ہیں یہ اقتضا کیا کہ واسطے یادگاری نیکیوں صاحبِ موصوف کے کوئی تدبیر کی چاہیے چنانچہ یہ تجویز حضارِ محفل کو پسند ہوئی کہ سب لوگ بقدر مقدور کچھ روپیہ بینک آگرہ میں جمع کریں اور اُس کے سود میں وقت امتحانِ طلبہ مدرسہ آگرہ کے جو شخص قابل اور مستحق معلوم ہوں اُن کو تمغہ چاندی اور سونے کے یا کسی اور شرے کہ اُن پر نام صاحبِ موصوف کا ہو عنایت ہوا کرے چنانچہ اُسی روز بہت صاحبانِ انگریز اور ہندوستانی نے بقدر مقدور دستخط کر دیے اور زیادہ تین ہزار روپیہ سے فہرست تیار ہوئی۔